بطخوں نے روم کو بچا لیا

راشد جمال فاروقی

C-6، پہلی منزل، ٹھوکر نمبر 8، شاہین باغ، جامعہ نگر، نئی دہلی-110025

روم دنیا کے عظیم تاریخی شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ دہلی ہی کی طرح روم پر بھی بہت سے حملے ہوئے، لیکن ایک بار فرانس کے ''گال'' نامی قبیلہ نے جب روم پر زبردست حملہ کیا تو اس شہر کی حفاظت میں سپاہیوں کے ساتھ ساتھ بطخوں نے بھی بڑا رول ادا کیا۔ آیئے اس دلچسپ اور سچی کہانی کو تفصیل سے جانیں۔

روم کے باہر بنے قلعہ پر تعینات سپاہیوں کے کمانڈر کو ایک جاسوس نے اطلاع دی کہ ''گال'' لوگ بہت تیزی سے اِس طرف بڑھتے چلے آرہے ہیں۔ ان کے پاس خطرناک ہتھیار ہیں۔ وہ تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور ان کے تیور بتاتے ہیں کہ فتح سے کم کچھ نہیں چاہتے۔ روم کے کمانڈر نے اپنے سپاہیوں کو اس خطرناک متوقع جنگ کے لیے تیار کیا۔ چند گھنٹوں کے بعد گال فوج قلعہ تک پہنچنے ہی والی تھی کہ روم کی فوج نے آگے بڑھ کر ان کو روکنے کی پوری کوشش شروع کردی۔ گھمسان جنگ ہونے لگی اور روم کے فوجی گاجر مولی کی طرح کاٹے جانے لگے۔ کئی رومی سپاہیوں نے جان بچانے کے لیے ''ٹائبر'' ندی میں کودنا بہتر سمجھا۔ گال فوجی لگاتار آگے بڑھتے گئے اور روم کے سپاہیوں نے مجبوراً پیچھے ہٹنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی، لیکن گھبراہٹ اور جلدی میں وہ اپنے قلعہ کے دروازے کو بند کرنا بھول گئے۔

جب گال سپاہی ان کا پیچھا کرتے کرتے قلعہ تک پہنچے تو رومی فوج میدان چھوڑ چکی تھی، لیکن ان کے قلعہ کا دروازہ کھلا تھا۔ گال فوج کے سپہ سالار کو اس میں کچھ سازش کی بو معلوم ہوئی۔ اس نے اپنی فوج کو پیش قدمی سے روک دیا اور قلعہ کے باہر انھوں نے اپنا پڑاؤ ڈال دیا۔ یہ طے پایا کہ اگلی صبح تک کچھ بات سمجھ میں آئی تو پھر حملہ کیا جائے گا۔ اُدھر روم کی فوج خوف زدہ تھی کہ دشمن ان کے قلعہ کے باہر موجود تھا اور دروازہ کھلا تھا۔ روم کے بڑے بوڑھوں نے طے کیا کہ سارے رومی نوجوان پہاڑ کے اوپر بنے ہوئے کیپیٹل قلعہ میں پناہ لیں اور بچے و عورتیں دور پاس کے گاؤں چلے گئے۔ تمام نوجوان ضرورت کا سامان لے کر پہاڑی قلعہ میں جا چھپے اور بزرگ لوگوں نے اپنی جگہ نہیں چھوڑی۔ اگلی

صبح دشمن فوج قلعے میں داخل ہوگئی، لیکن انھیں قلعے کے اندر سنّاٹا دکھائی دیا۔ صرف جانوروں کی آواز کبھی کبھی اس سناٹے کو چیرتی تھی۔ کچھ اور اندر جانے پر گال سپہ سالار نے دیکھا کہ ایک بڑے سے ہال میں بہت سے بوڑھے بہترین لباس زیب تن کیے ہوئے اپنی کرسیوں پر شانت بیٹھے ہوئے تھے۔ انھیں لگا کہ یہ زندہ لوگ نہیں بلکہ دیوی دیوتا ہیں۔ سپہ سالار نے ایک بوڑھے شخص کی داڑھی کو چھوکر دیکھا تو بوڑھا غصّہ کرنے لگا۔ بس پھر کیا تھا۔ جنگ چھڑ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام بوڑھے رومی کاٹ ڈالے گئے۔ پورے شہر کو لوٹ لیا گیا۔ اس کے بعد روم میں آگ لگا دی گئی۔ اب دشمن فوج کیپیٹل قلعہ کو فتح کرنے کے لیے پہاڑ پر چڑھنے لگی، لیکن روم کے فوجی اونچائی پر ہونے کی وجہ سے حاوی رہے اور دشمن کو مجبور کردیا کہ وہ واپس نیچے کی طرف لوٹ جائے۔ ''گال'' فوج نے پہاڑ کے نیچے خیمے گاڑ دیے۔ اوپر قلعے میں موجود روم کے نوجوانوں کا راشن کم ہوتا جارہا تھا، لیکن وہ پھر بھی اپنی بطخوں کو خوب کھلا پلا رہے تھے۔ کیوں کہ ان کے خیال میں بطخ ایک مقدس چڑیا تھی جو اُن کے دیوتاؤں کی سواری بھی تھی۔ ایک دن گال فوج کے کسی سپاہی نے ایک رومی نوجوان کو خفیہ طور پر ایک انجان راستہ طے کرتے ہوئے دیکھا اور قلعہ پر چڑھنے کا نیا راستہ انھیں معلوم ہوگیا۔ اسی رات کے سناٹے اور اندھیرے کا فائدہ اُٹھائے ہوئے گال فوج آہستہ آہستہ پہاڑ پر چڑھنے میں کامیاب ہوگئی۔ اب قلعہ کی دیوار پار کرنے کا مسئلہ تھا۔ گال سپاہیوں نے ایک پیرامڈ جیسا بنایا۔ سب سے نیچے دس سپاہی تھے۔ ان کے کندھوں پر آٹھ سپاہی چڑھ گئے تاکہ وہ دیوار کے اوپر چڑھ کر اندر داخل ہوسکیں۔ روم کے نوجوان بے خبر سو رہے تھے۔ روم جو دنیا بھر میں علم وادب کا سب سے بڑا مرکز تھا آج تباہ ہونے والا تھا۔ کیپیٹل قلعے کے برج پر وہی مقدس بطخیں بیٹھی تھیں جنھیں روم کے باشندے خود بھوکا رہ کر کھلاتے پلاتے تھے۔ جب بطخوں نے رات کے سناٹے میں کچھ لوگوں کو دیوار پر چڑھتے ہوئے دیکھا تو اپنے پروں کو زور زور سے پھڑ پھڑا کر شور مچانے لگیں اور چوکیداروں کو بیدار کردیا۔ چوکیداروں نے فوراً اپنے بھالے سے حملہ کرکے دیوار پر چڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے دشمنوں کو مار گرایا۔ روم کی فوج مضبوط حالت میں تھی جب کہ گال کے سپاہیوں کو دیوار پر چڑھنے میں دشواری ہوئی۔ روم کی فوج نے اوپر ہی سے حملہ کرکے دشمنوں کو الٹے پاؤں بھاگ جانے پر مجبور کردیا۔

اس طرح بطخوں کی مدد سے روم کی شاندار تہذیب ایک جنگجو اور وحشی قوم کا نشانہ بننے سے بچ گئی۔

OO